بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

چہار شنبہ

جلد ۳۴ | ۴ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۷ شوال ۱۳۶۵ھ | ۴ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۰۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح دس بجے ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ اور شام کے پانچ بجے کے قریب بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ ۸ بجے شام فون پر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

قادیان ۳ ستمبر۔ کل رات جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب رو بصحت ہیں۔ پچھلے دنوں بخار اور پیچش کی شکایت ہو گئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں کمزوری ہو گئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ہندوستان میں عبوری حکومت کا قیام

۲ ستمبر کو کانگرسیوں پر مشتمل عارضی حکومت کے ممبروں نے دہلی میں اپنے عہدوں کا چارج لے لیا مسلمانوں نے اس دن سوگ منایا۔ اور اپنے مکانوں دوکانوں حتیٰ کہ سائیکلوں اور کاروں پر سیاہ جھنڈیاں لہرائیں۔ مگر ہندوؤں نے خوشی کے شادیانے بجائے۔ گاندھی جی نے اس تقریب پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ "وہ مبارک دن آگیا ہے۔ جس کے ہم صدیوں سے منتظر تھے۔ پورن سوراج کا دروازہ کھل گیا ہے۔ گاندھی آشرم میں سارا دن بھجن اور پرارتھنا ہوتی رہی۔ نئے ممبروں کو مہاتما جی نے آشیرواد دی۔ نئے وزراء کے ماتھوں پر تلک لگائے گئے اور اسے ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے دور سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

ہندو قوم بے شک صدیوں سے اس دن کی منتظر تھی۔ لیکن انگریز قوم اس دن کو قریب نہ آنے دیتی تھی۔ ایک لمبے عرصہ سے برطانیہ کی طرف سے یہ کہا جا رہا تھا۔ کہ وہ ہندوستانیوں کو اختیاراتِ حکومت دینے کو تیار ہے بشرطیکہ ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ ہو جائے اور وہ متفق ہو کر اپنا مطالبہ پیش کریں برطانوی مدبرین نے وقتاً فوقتاً ایسے اعلانات کئے۔ اور بار بار رنگین الفاظ میں یہ وعدے کرتے رہے کہ جب تک ہندو مسلمانوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوگا۔ اختیارات منتقل نہ کئے جائینگے۔ اور ہندو جس مبارک دن کے منتظر تھے۔ وہ آج سے بہت عرصہ پیشتر صرف اس وجہ سے نہ آ سکا۔ کہ برطانیہ کو اپنے ان وعدوں کا پاس تھا۔ ہندوؤں کی تنگدلی کی وجہ سے مسلمانوں کا ان سے سمجھوتہ ہونے میں نہ آتا تھا۔ اور انگریز اس کے بغیر ایک قوم کو اختیارات منتقل کر کے اپنے آپ کو جنبہ داری کے الزام کے نیچے نہ لانا چاہتا تھا۔ لیکن آخر وہ دن آگیا۔ مسلمانوں کو اس غفلت کی سزا مل گئی۔ کہ انہوں نے برطانیہ میں اب تک پروپیگنڈا کا کوئی مؤثر انتظام نہ کیا تھا۔ اور مدبرین برطانیہ سے تعلقات پیدا کر کے انہیں اپنے مطالبات کی معقولیت سے آگاہ کرنے کی اہمیت کو نہ سمجھا۔ ہندوؤں نے اس راز کو پا لیا۔ اور آج مسلمانوں کو نظر انداز کر کے کانگرس کو اختیارات منتقل کئے جانے میں سالہا سال کے اس زبردست پروپیگنڈا کا بہت بڑا دخل ہے۔ جو انگلستان اور دیگر مغربی ممالک میں کانگرس نے کیا۔ اور مسلمانوں کے مطالبات کو سراسر ناجائز اور فرقہ بندی پر مبنی ظاہر کرنا جس کا ایک اہم جزو تھا۔ حیرت تو اس بات پر ہے۔ کہ اگر آخر کار انگریزوں نے یہی کرنا تھا۔ تو اتنی دیر لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تو بہت عرصہ پیشتر بھی کیا جا سکتا تھا۔ کانگرس نے اس اقتدار کو حاصل کرنے کے لئے ملک میں جو تحریکیں چلائیں۔ اس میں اہل ملک کو طرح طرح کے نقصانات کا شکار ہونا پڑا۔ کئی لوگ مارے گئے۔ قتل ہوئے بلکہ ۴۲ء کی کانگرس کی پیدا کردہ شورش میں کئی زندہ جلائے گئے اقتصادی لحاظ سے بھی کانگرسی تحریکوں کے نتیجہ میں ملک کو بھاری نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ اور اگر برطانیہ کے تدبر نے اس سوال کو اسی طرح حل کرنا تھا کہ کانگرس کو اختیارات حکومت سونپ دے۔ تو ملک کو ایسی بھاری اور ایسی خطرناک آزمائشوں میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ صورت آج سے بہت عرصہ پیشتر بھی اختیار کی جا سکتی تھی۔ بہر حال آج جو کچھ کیا گیا ہے وہ ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ برطانیہ اور اس کے مدبرین اس پر فخر کر سکیں۔ اور اسے اپنی سیاست کی کامیابی سے تعبیر کر سکیں

جہاں تک ہندوؤں کی اس موقعہ پر خوشی کا تعلق ہے۔ وہ بھی بالکل بے جا ہے۔ اب تک وہ ہندو مسلم اتحاد کو جس قدر ضروری قرار دیتے رہے ہیں۔ اور اسکے لئے بے تابی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ وہ اگر اخلاص پر مبنی تھی۔ اور محض ریاکاری نہ تھی۔ تو ہندوؤں کے لئے خوشی کا یہ کوئی موقعہ نہیں بلکہ غمگین ہونے کا دن ہے۔ کیونکہ اس دن مسلمان بحیثیت قوم ہندوؤں سے پہلے کی نسبت دور ہو گئے۔ کانگرسیوں کا اس طرح چھلانگ لگا کر حکومت کے سنگھاسن پر جا بیٹھنے سے مسلمانوں کے اس خیال کو مزید تقویت پہنچ گئی کہ کانگرس جو کچھ کر رہی ہے محض ہندو راج کے قیام کیلئے کر رہی ہے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ اور انکو مطمئن کرنے کی اسے کوئی پروا نہیں۔ اگر کانگرسی لیڈر اس موقعہ پر اس وقت تک زمام حکومت سنبھالنے سے انکار دیتے جب تک کہ مسلم لیگ رضامند نہ ہو جاتی۔ تو ہندو مسلم سوال کا حل بہت آسان ہو جاتا۔ لیکن یہ تو اسی صورت میں ہو سکتا تھا۔ جب واقعی ہندو کانگرسی لیڈر ہندو مسلم اتحاد کے شائق ہوتے۔ بیشک وہ زبان سے تو ہمیشہ اسکی حمایت کرتے رہے ہیں۔ لیکن واقعہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے جو مطالبہ کیا ہندوؤں نے ہمیشہ اسکی مخالفت کی۔ آج سے صرف چند سال قبل مسلمان صرف جداگانہ انتخاب کا حق مانگتے تھے مگر آج جداگانہ ملک مانگتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ جداگانہ انتخاب کا حق دینے میں ہندوؤں نے اور کانگرس نے جو پس و پیش کیا۔ اور اس معمولی سی بات سے مسلمانوں کو محروم رکھنے کے لئے جو زور لگایا۔ اس نے مسلمانوں کے خیالات کو اس طرف پلٹا دیا کہ ہندوؤں کے ساتھ رہتے ہوئے ان کے جائز حقوق ان کو حاصل نہیں ہو سکینگے۔ اور وہ...

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(کی)

مجلس علم و عرفان

۲ر تبوک (ستمبر) ۱۳۲۵ ہش

قادیان ۹ر ستمبر۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس میں رونق افروز ہوکر ایک احمدی دوست کو جو عنقریب حج کے لئے جانے والے ہیں۔ خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ صلحاء کا تجربہ ہے کہ مکہ میں داخل ہوتے ہوئے دور سے جب خانہ کعبہ پر نظر پڑتی ہے۔ اس وقت جو دعا کی جائے قبول ہو جاتی ہے۔ اس موقعہ کی نہایت ہوشیاری سے تلاش کرنی چاہیئے۔ شیخ محمد نصیب صاحب نے بیان کیا۔ کہ اس موقعہ پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی۔ کہ اے خدا میری سب حاجات پوری کرتے رہنا۔ اور میری ساری دعائیں قبول کرنا حضور نے فرمایا۔ میں نے بھی یہی دعا کی تھی۔ کہ اے خدا میں جو بھی دعا کروں قبول ہو جایا کرے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ دعا ایک عجیب چیز ہے۔ کہ ایک طرف بعض انسان دعا کی بدولت اللہ تعالےٰ کے اس قدر قریب جا پہنچتے ہیں۔ کہ اسکی گود میں جا بیٹھتے ہیں۔ اور دوسری طرف بعض لوگ دعا کے بعد اس قدر دور ہو جاتے ہیں کہ دہریہ بن جاتے ہیں۔ اکثر لوگ بڑی لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن وہ واپس ان کے منہ پر مار دی جاتی ہیں۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ وہ دعا کے وقت قوانین قدرت کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ اور ایسی چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جن کا دینا اللہ کے قانون قدرت کے خلاف ہے۔ یا بعض دفعہ ان کا اثر خود ان کی ذات کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اس لئے بھی اللہ تعالےٰ دعا کو قبول نہیں کرتا۔ اور بعض دفعہ وہ دعائیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے خلاف ہوتی ہیں۔ یا ان میں گستاخی کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اس لئے بھی وہ قبول نہیں کرتا۔ یا بعض دفعہ اپنے اخلاص تقویٰ اور استطاعت سے بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے۔ اسے بھی اللہ تعالےٰ رد کر دیتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص سو برس کیا ہزار برس بھی یہ دعا کرتا رہے کہ اے خدا فلاں مردہ زندہ ہو جائے۔ تو یہ دعا کبھی قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے کسی مردہ کو دوبارہ زندہ کرنا اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے۔ یا یہ دعا کرے کہ اے خدا آسمان سے پکا پکایا کھانا میرے لئے نازل ہوا کرے۔ تو یہ دعا بھی مسترد ہو جائیگی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے قانون کے خلاف ہے۔ بے شک بعض دفعہ اللہ تعالےٰ ایسی دعائیں بھی قبول کر لیتا ہے۔ جو بظاہر قانون قدرت کے خلاف نظر آتی ہیں۔ اور خارق عادت طور پر اپنے بندوں سے معاملہ کرتا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ بھی اس کے قانون کے ماتحت ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا میرے ساتھ اس طرح کا معاملہ ہے۔ کہ جس چیز کی مجھے ضرورت ہوتی ہے۔ دے دیتا ہے۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی اللہ تعالےٰ کا ایسا ہی معاملہ ہے۔ اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے مجھے دیا ہے۔ وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ اس قدر غیر معمولی حالات میں نوازتا ہے۔ کہ اسکی شفقت اور رحمت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ ادھر میں نے اپنے دل میں کسی چیز کی خواہش کی۔ ادھر وہ چیز مجھے مل گئی۔ پھر بعض دفعہ قبولیت دعا میں یہ بات روک ہو جاتی ہے۔ کہ انسان دعا ایسے رنگ میں کرتا ہے۔ جس سے دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسی دعا بھی قبول نہیں کرتا۔ اور فی الحقیقت وہ شخص جو دوسروں کے لئے اکثر بد دعائیں کرتا رہتا ہے۔ اسکی دوسری عام دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ یا بہت کم قبول ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کی صفت رحم کے خلاف اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکی دعا قبول نہیں کرتا۔ اور کہتا ہے کہ میں کیوں ایک ادنیٰ بندے کے بد ارادہ یا نامناسب مطالبہ کی وجہ سے وسعت رحمتی کل شیء کے خلاف اقدام کروں۔

تیسرے اللہ تعالےٰ ایسی دعاؤں کو بھی رد کر دیتا ہے جو دعا کرنے والے کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ مگر وہ اپنی نادانی اور بے وقوفی سے خدا سے مطالبہ کرتا چلا جاتا ہے۔

چوتھے ایسی دعا بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ جس میں استطاعت سے زیادہ مطالبہ کیا جائے۔ مثلاً کوئی ان پڑھ شخص یہ دعا کرے کہ اے خدا میں گورنمنٹ کالج لاہور کا پرنسپل بن جاؤں۔ تو یہ دعا بھی رد کر دی جائیگی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ایک آدمی کی خاطر سینکڑوں نوجوانوں کی زندگیاں تباہ نہیں کر سکتا۔

(۵) ایسی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ جن میں تضاد ہو۔ اور وہ ایک دوسرے کے مخالف ہوں۔ ایک مکان کے تنازعہ میں فریقین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آ آ کر دعا کی درخواست کرتے۔ ایک روز اماں جان (حضرت ام المومنین) نے دریافت کیا۔ کہ دونوں فریق آپ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ آپ دعا کس کے لئے کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ میں تو دعا یہ کرتا ہوں۔ کہ اے خدا جو مستحق ہے۔ مکان اسے مل جائے۔ تو ایسی دعائیں جو آپس میں مخالف ہوں۔ قبول نہیں ہوتیں۔ اب مکان ایک تھا۔ اور لینے والے دو۔ یہ تو نہیں ہو سکتا تھا کہ دونوں کو مکان مل جائے۔ جس کی دعا اصل کے خلاف تھی۔ وہ رہ گئی۔ پس دعا کے متعلق بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ جہاں دعا اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ وہاں وہ اس کے دربار سے دھتکارے جانے کا موجب بھی بن جاتی ہے۔

بالآخر حضور نے ان پر فتن ایام میں احمدیت کی حفاظت کے لئے دعائیں مانگنے کی تاکید فرمائی۔ مجلس کے خاتمہ سے قبل چار اصحاب نے بیعت کی۔

(مرتبہ منیر احمد ونیس اسسٹنٹ ایڈیٹر)

بلادِ مشرقی کے ساتھ تجارت کرنیوالی کمپنی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مشرقی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے ایک کمپنی کے اجراء کا اعلان فرمایا تھا۔ جس سے ایک تو مالی منافع کی کافی توقع ہے۔ دوسرے تبلیغ کے لئے میدان وسیع ہو سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور کے ارشاد کے مطابق بہت سے دوستوں نے اس میں حصہ لینے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ گو کافی تعداد میں وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی موقعہ ہے۔ کہ دوست اس میں شریک ہو سکیں۔ اس لئے وہ دوست جنہوں نے ابھی تک اسمیں حصہ نہیں لیا۔ اور اس میں حصہ لینے کے خواہشمند ہوں۔ یا اپنے سرمایہ کو کسی نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے وعدے دفتر ہذا میں جلدی لکھوا دیں۔ تاکہ مطالبہ پورا ہونے پر وہ محروم نہ رہ جائیں۔ ابھی تک حصہ جات کی قیمت مقرر نہیں ہوئی۔ پراسپکٹس شائع ہونے پر قیمتوں کا اعلان کیا جائیگا۔ اس لئے دوست وعدے رقم کی صورت میں لکھوائیں۔ (ناظم تجارت تحریک جدید)

سواری کے اونٹوں کی ضرورت

جن احباب کے پاس عمدہ اونٹنیاں یا اونٹ سواری کے کام کے قابل ہوں۔ وہ مہربانی کر کے خاکسار کو بواپسی اطلاع دیں۔ ضرورت ہے۔ (خاکسار (حضرت صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان)

زود نویسوں کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات۔ ملفوظات اور ڈائری مجلس عرفان قلمبند کرنے کے لئے چند زود نویسوں کی ضرورت ہے معیار قابلیت کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔ اس کے برابر تعلیم رکھنے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ زود نویس خلیفہ وقت کے احکام و ارشادات جماعت تک بلفظہٖ پہنچا کر جو خدمت دین بجا لا سکتے ہیں۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ جو

ضروری تصحیح گذشتہ پرچہ نمبر ۲۰۵ کے دوسرے صفحہ پر مجلس علم و عرفان کی کارروائی درج ہے۔ اسکی پہلی سطر میں "نماز مغرب کے بعد" کے الفاظ کو سنگسار نے پایہ درست کرتے ہوئے غلطی سے "عصر کے بعد" کر دیا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی یہ مجلس حسب معمول بعد نماز مغرب ہی منعقد ہوئی تھی۔ نیز آخری سے پہلی سطر میں جو حاشیہ پر درج ہے پابند نہیں

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ نور احمد صاحب مرحوم

بوساطت صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۵)

جب امرتسر اور بٹالہ کے مولویوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے آتھم صاحب کی کوٹھی پر جا کر کہا کہ تم نے اور مولویوں سے کیوں بحث نہ کی۔ مرزا صاحب سے کیوں بحث منظور کر لی۔ ان کو سب علماء کافر کہتے ہیں۔ اور کفر کے فتوے لگ چکے ہیں۔ آتھم صاحب تو پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خوفزدہ تھے۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن صاحب نے کہا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ مرزا صاحب سے بحث کرنا آسان نہیں بھڑوں کے چھتہ میں ہاتھ ڈالنا ہے۔ اب یہ موقعہ جان بچانے کا اچھا ہاتھ آ گیا ہے۔ جان بچی لاکھوں پائے۔ مرزا صاحب کو جواب دے دو۔ اور ان مولویوں سے بے شک مباحثہ کر لو کوئی خوف نہیں۔ اب پادریوں نے باہم مشورہ کر کے حضرت صاحب کو لکھا کہ اب اور مولوی بحث کے واسطے موجود ہیں آپ بحث کی تکلیف نہ کریں۔ اب ہم ان مولویوں سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔ جو مسلمان ہیں۔ اور آپ کو سب مسلمان کافر کہتے ہیں۔ آپ وکیل اسلام نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے جواب میں یہ لکھا۔ کہ اب یہ نہیں ہو سکتا۔ تمہاری تحریریں ہمارے پاس موجود ہیں۔ آپ کو یا تو بحث کرنی ہوگی یا شکست منظور کرنی پڑے گی اگر اخباروں میں چھپوا دو۔ پھر تمہیں اختیار رہے۔ جس مولوی سے چاہو بحث کرو۔ اور آپ کو مجھ سے بحث کرتے ہوئے کس بات کا خوف ہے۔ اور میں تو وقت پر امرتسر ضرور آیا رہوں گا۔ اگر تم میرے سے مباحثہ کرنے سے کچھ خوف و ہراس رکھتے ہو۔ تو کم سے کم قرآن و انجیل کی کشتی کرا دو۔ جو خدا کا پہلوان ہوگا وہ آپ ہی ڈھائے گا۔ آتھم صاحب وغیرہ نے یہ بھی نہ مانا۔ کیونکہ یہ خوب جانتے تھے۔ کہ ہمارا پہلوان کمزور اور ضعیف ہے انجیل قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور

حضرت نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ تم ہمیں کفر کے فتووں سے ڈراتے ہو۔ ہم اس سے نہیں ڈرتے۔ ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔ اور ایک جماعت مسلمانوں کی ہمارے ساتھ ہے۔ آپ لوگوں پر بھی تو دوسرے عیسائیوں کی طرف سے کفر کے فتوے موجود ہیں۔ تم بھی عیسائیت کے وکیل نہیں ہو سکتے۔ بحث تو در اصل حق اور باطل میں ہے۔ اس میں کفر کا کیا ذکر ہے۔

جب جلسہ کے دن نزدیک آئے تو حضرت اقدس علیہ السلام نے مجھے خط لکھا کہ ہمارے واسطے کوئی مکان ٹھہرنے کے لئے خواہ کرایہ پر لے تجویز کر لو۔ یہ خط پڑھ کر میں حاجی محمود کے پاس جو خان محمد شاہ رئیس امرتسر کے داماد تھے گیا۔ اور ان کا ایک مکان جو وسیع تھا اس کے لئے میں نے درخواست کی۔ کہ چند روز کے واسطے کرایہ پر دے دیں انہوں نے پوچھا آپ کو کیا ضرورت ہے میں نے عیسائیوں اور حضرت کے مباحثہ کا ذکر سنایا۔ تو انہوں نے مجھے جواب دیا۔ کہ اس مکان میں وزیر صاحب پونچھ کا اسباب رکھا ہوا ہے۔ میں یہ مکان نہیں دے سکتا۔ ان کا قفل لگا ہوا ہے۔ میں اسکے بعد شیخ غلام حسن صاحب رئیس امرتسر کے پاس گیا۔ اور ان سے کہا کہ ایک جلسہ عیسائیوں سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان سے ہونے والا ہے۔ ہم مسلمانوں کی طرف سے آپ صدر جلسہ بن جائیں۔ انہوں نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے یہ بھی کافر وہ بھی کافر۔ میں نے کہا جناب نے بڑی جلد بازی سے بے سوچے سمجھے یہ کہہ دیا۔ لوگ تو سید احمد خان کو بھی جن کے آپ پیرو ہیں اور معتقد ہیں کافر کہتے ہیں۔ ان مولویوں کا کیا اعتبار ہے۔ یہ میرا جواب سنکر وہ شرمندہ ہو گئے۔ اور لاجواب ہو کر یہ کہا۔ کہ مجھے اتنا علم نہیں۔ میں نے کہا میں آپ کو جج (قاضی) بنانے کے لئے نہیں لے جانا چاہتا۔ میں صرف اس واسطے لے جانا چاہتا تھا۔ کہ آپ رئیس ہیں جلسہ امن کے ساتھ ہو جائے گا۔ خیر ہم انتظام کر لیں گے۔ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عریضہ لکھا۔ کہ یہاں ہمارے مخالف بہت ہیں مکان ملنا محال ہے میرا مکان موجود ہے۔ اسی میں گزارہ کر لیں۔ ایک چھاپہ خانہ ہے۔ اور ایک میرے رہنے کا مکان ہے۔ اور دو مکان اور ساتھ کے خالی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ قبائل اور اصحاب کے تشریف لائے۔ کچھ دوست قادیان سے اور کچھ دوسرے اور قصبوں اور شہروں کے تھے۔ جن کی تعداد سوا سو کے قریب ہوگی۔ حضرت کے ہمراہ آ گئے جلسہ کے لئے پچاس عیسائی اور پچاس مسلمان تجویز ہوئے۔ اور انکے لئے پچاس ٹکٹ چھپ گئے کہ ان کے سوا کوئی دوسرا نہ جا سکے۔ بوقت بحث جلسہ میں جب چلنے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ ایک صراحی پانی کی لے لو اور ایک گلاس ساتھ لے چلو۔ جب کوٹھی میں داخل ہوئے تو اسی برآمدہ میں جس میں تاریخ کا فیصلہ ہوا تھا۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب نے کورے مٹکے منگوائے اور برف ڈالی اور مصری کہ مسلمانوں کے واسطے سرد پانی اور شربت پلایا جائیگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطے ایک گلاس برف ڈالکر شربت کا خانساماں لایا۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہم اور ہمارے ہمراہی نہیں پئیں گے۔ ہم اپنا پانی اپنے ساتھ لائے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اختیار ہے۔ اس بات کا اثر غیر احمدیوں پر بھی ہوا۔ انہوں نے بھی وہ پانی نہ پیا۔ وہ گھڑے یوں کے توں پڑے رہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام

(۱۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

کل ڈاک ۱۷ ؍ مارچ ۱۸۹۹ء کو مبلغ پچاس روپیہ مرسلہ آپ کے پہونچے جزاکم اللہ خیرا۔ مجھے خوف ہے کہ آپ نے جو چند دفعہ پچاس پچاس روپیہ بھیجے ہیں۔ یہ امر آپ کی تکلیف اور تنگی خرچ کا موجب نہ ہو۔ آپ کا محبت اور اخلاص ایک امر ہے۔ جو پختہ یقین سے مرکوز خاطر ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا۔ کہ آپ طاقت سے زیادہ تکلیف اٹھایا کریں۔ میں نے آپ کے لئے سلسلہ دعا کا جاری کیا ہے۔ امید کہ یا تو اللہ تعالےٰ اسکی بشارت کے ذریعہ سے اور یا خود بخود اثر دعا ظاہر کرے گا۔ آجکل ایک ماہ کی رخصت لے کر ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب قادیان میرے پاس موجود ہیں۔ اور ایک ہفتہ برابر اور یہاں رہیں گے۔ مقدمہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے مجھ کو دشمنوں کے الزام سے بری کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ کتاب حقیقۃ المہدی آپ نے دیکھ لی ہوگی۔ خدا تعالےٰ نے قبل فیصلہ مقدمہ تمام حال ظاہر کر دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جلد تر اس ملک میں لاوے۔ اور بہت خوب کہ کسی قریب تر مقام میں پنجاب کے آپ متعین ہوں۔ باقی سب خیریت ہے۔ از طرف ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اور دوسرے حاضرین کا السلام علیکم۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۸ ؍ مارچ ۱۸۹۹ء

عیسائی ہی پیتے رہے۔ مسلمان ایک اور کنوئیں سے پیتے رہے۔

پھر بحث شروع ہوگئی۔ اور طرفین سے پرچے لکھے جانے لگے۔ پرچہ ختم ہونے پر مضمون کھڑے ہوکر سنایا جاتا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم حضرت کا پرچہ سنانے کے لئے کھڑے ہوتے۔ پہلے سورہ فاتحہ پڑھتے۔ اور بعض فقروں کو دو دو تین تین بار پڑھتے۔ تو ڈاکٹر ہنری مارٹن صاحب کہتے۔ دیکھو صاحب ایک دفعہ لکھی ہے۔ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں۔ مگر وہ پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اور اسی طرح پڑھتے جاتے تھے۔ خدا نے ان کو بصیرت عطا کی تھی۔ ایک ایک لفظ پر ان کو لطف آتا۔ اور وجد ہوتا تھا۔ پادری صاحبان چلاتے رہے۔ اور بے تکلف ایسا کرتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ احاطہ کے صد ہا آدمی کھڑے رہتے تھے۔ میں نے کھڑے ہوکر فریقین سے عرض کیا۔ کہ بہت سے لوگ اس بحث کے سننے کے مشتاق ہیں۔ اور ایک مجمع کثیر لوگوں کا باہر کھڑا ہوتا ہے۔ اور کوٹھی میں پچاس آدمیوں کی اجازت ہے۔ اور داخلہ ٹکٹ سے ہوتا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہر روز کی بحث کے طرفین کے پرچے اپنے مطبع ریاض ہند میں چھاپ دیا کروں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ہماری طرف سے اجازت ہے بے شک چھاپ دیا کرو۔ پھر میں نے احتیاطاً پادری صاحبان سے کہا۔ کہ آپ اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔ تب آتھم صاحب نے کہا۔ مگر دبی زبان سے ہاں ہماری طرف سے بھی اجازت ہے۔ پس میں روزانہ طرفین کے پرچے بحث کے چھاپتا رہا۔ اور لوگ خریدتے رہے۔ پہلے بحث کے پرچے دیکھ کر تمام لوگوں کو زیادہ شوق ہوگیا۔ حاجی محمود صاحب بھی دوسرے روز بحث سننے کے لئے آگئے۔ اور شیخ غلام حسن صاحب بھی۔ ٹکٹ پچاس تھے۔ پر میں نے اپنا ٹکٹ حاجی محمود صاحب کو دے دیا۔ معلوم نہیں شیخ صاحب کو بھی ٹکٹ مل گیا ہوگا۔ یہ وہ شیخ صاحب ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ یہ بھی کافر ہوگیا۔ (باقی)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشادات

تبلیغ۔ عشق الٰہی اور قربانی کے متعلق

(مرتبہ مکرم عبدالحمید صاحب آصف واقف زندگی)

تبلیغ

(۱) یہ صرف کمزوری نفس ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری تبلیغ کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ (الفضل ۲۰ فروری سنہ ۴۶ء)

(۲) طویل تبلیغ شدید عداوت کو انتہا درجہ کی محبت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ (الفضل ۲۰ فروری سنہ ۴۶ء)

(۳) ہمارا فرض ہے کہ ہم تبلیغ کرتے جائیں۔ اور دوسروں کو سناتے جائیں۔ اگر کوئی آج نہیں تو کل سنیگا۔ اور وہ نہیں تو اس کا بیٹا سنیگا۔ (//)

(۴) ہم کو تبلیغ کی دیوانگی اپنے اندر پیدا کر لینی چاہیئے۔ اس سے قوتِ عمل پیدا ہو جائے گی۔ مسلمانوں نے تبلیغ کو چھوڑ کر قوتِ عمل کو کھو دیا ہے۔ (// //)

(۵) ہر احمدی مبلغ ہے۔ اگر ہر فرد تبلیغ کرے گا۔ تو وہ مجبور ہوگا۔ کہ دلائل یاد رکھے۔ اور اس کے لئے کتابیں پڑھے گا۔ احساس اسی قدر ہو۔ کہ کوئی بد معاملہ ہو۔ خراب عادت والا ہو۔ یا بد معاملگی کرے۔ تو شور پڑ جاوے۔ کہ اس نے کتنا بُرا فعل کیا ہے اور جماعت گھبرا جائے۔ جب تک یہ احساس نہ ہو۔ اس وقت تک وہ کام جس کے لئے مسیح موعود آئے ..... نہیں ہو سکتا۔ (رپورٹ مجلس مشاورت سنہ ۳۲ء صفحہ ۳۰)

(۶) تم یہ مت سمجھو کہ ہم چونکہ تبلیغی جماعت ہیں۔ اس لئے کوئی دشمن ہماری گردنوں کو نہیں کاٹے گا۔ ایسا خیال کرنا اول درجہ کی نادانی اور حماقت ہے۔ دنیا میں ہمیشہ مبلغوں کی گردنیں کاٹی جاتی ہیں۔ جب ہم صحیح معنوں میں تبلیغ کریں گے۔ تو دنیا اس بات پر مجبور ہوگی۔ کہ ہماری گردنوں کو کاٹے۔ ابھی تک تو ہم نے تبلیغ کو اس رنگ میں جاری ہی نہیں کیا۔ کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کی گردنیں کاٹی جاتیں۔ (الفضل ...)

(۷) مبلغ قومیں وہی ہیں۔ کہ جب حکومتیں انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے سے روکتی ہیں۔ تو وہ خاموش نہیں بیٹھ جاتیں۔ بلکہ اپنی تجارت اپنی زراعت اپنی ملازمت اور اپنے گھر بار کو چھوڑ کر نکل کھڑی ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر شخص یہ تہیہ کئے ہوئے ہوتا ہے کہ اب میں اس ملک میں داخل ہوکر رہوں گا۔ اور تبلیغ کروں گا۔ (الفضل ...)

عشق الٰہی

(۱) انسان کو اپنے دل میں ایسی محبت کی آگ سلگانی چاہیئے۔ جو اسے خدا کے قریب کر دے۔ (الفضل ۱۴ مارچ سنہ ۴۶ء)

(۲) کوئی نیکی ایسی نہیں جو ہر وقت ضروری ہو۔ سوائے محبت الٰہی کے (الفضل ۲ مارچ ...)

(۳) جسے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائے۔ اسکی خوشی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ (الفضل ۹ نومبر سنہ ۴۵ء)

(۴) انسان خدا تعالیٰ سے محبت کرے۔ پھر اس طرح دل کی کھڑکی کھل جاتی ہے۔ کہ جو مشکلات ہوں۔ وہ آپ ہی آپ حل ہو جاتی ہیں۔ (الفضل ۵ اپریل سنہ ۴۶ء)

قربانی

(۱) حقیقی عشق تو چاہتا ہی قربانی ہے۔ کوئی عشق نہیں ہو سکتا۔ جس میں قربانی کا مادہ نہ پایا جائے۔ اور کوئی عشق نہیں ہو سکتا جس میں قربانی کا مادہ ہمیشہ بڑھتا نہ رہے۔ (الفضل ۵ اپریل سنہ ۴۶ء)

(۲) تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر تم مر جاتے ہو۔ اور تمہاری قربانیوں سے دو سو سے چار سو سال کے بعد جماعت کو فائدہ پہنچتا ہے۔ تو تمہاری قربانی رائیگاں نہیں گئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوگئی۔ (الفضل ... اپریل ...)

(۳) تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے۔ اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے۔ تو یہ تم پر ظلم ہوگا۔ یہ سلسلہ پر ظلم ہوگا۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر ظلم ہوگا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا۔ (الفضل ۵ اپریل سنہ ۴۶ء)

(۴) کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی بھی دن ایسا آیا۔ جب آپ نے قربانی نہ کی ہو۔ (الفضل ۵ اپریل سنہ ۴۶ء)

(۵) یاد رکھو کوئی وقت ہم پر ایسا نہیں آسکتا۔ جب ہمیں دین کے لئے قربانیوں کی ضرورت نہ رہے۔ (الفضل //)

(۶) سچی قربانی وہی ہوتی ہے۔ جب اچانک مصیبت آجائے۔ اور اس وقت لوگوں کی امداد کے لئے۔ اپنے جان و مال اور آرام و آسائش کو قربان کر دیا جائے۔ (الفضل ۳۰/۲۱۷)

(۷) جس دن کسی قوم میں یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ اسے قربانیوں کی ضرورت نہیں رہی۔ اسی دن وہ تباہی اور بربادی کے راستہ پر چل پڑتی ہے۔ (الفضل ۵ اپریل سنہ ۴۶ء)

(۸) اگر یہ یقینی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اگر یہ یقینی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت منہاج نبوت پر قائم کی گئی ہے۔ تو جب تک ہماری گردن پر تلواریں نہیں رکھی جاتیں۔ اور جب تک ہمارے خون کی ندیاں نہیں بہادی جاتیں۔ اس وقت تک ہمارا کامیابی حاصل کرنا ناممکن اور بالکل ناممکن ہے۔ (رپورٹ مجلس مشاورت سنہ ۳۸ء صفحہ ۱۳۲)

(۹) جو لوگ پہلے سے تیاری کرتے ہیں۔ وہی موقع پر کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ تیاری نہیں کرتے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے (ایضاً صفحہ ۱۳۹)

۷ ستمبر کو دعا کی فہرست پیش ہوگی

تحریک جدید کے مالی سال کا آخری حصہ گزر رہا ہے۔ نو ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ دسواں مہینہ جا رہا ہے۔ اب وہ احباب جن کا وعدہ تھا کہ وہ سال کے آخر میں اپنا وعدہ ادا کر دیں گے۔ وہ ہوشیار ہو جائیں۔ اور بیدار ہو جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ آخری ایام بھی غفلت میں گذر جائیں۔ اور ان کا وعدہ ادا نہ ہو۔ پس دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کا وعدہ کرنے والے مجاہد کوشش کریں۔ کہ اس ماہ کے آخر تک اپنے وعدے پورے کر لیں۔ لیکن جو احباب ۷ ستمبر تک اپنے وعدے پورے کریں گے۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے دوسری فہرست میں پیش کئے جائیں گے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

907

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی بڑی غرض نوجوانوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنا اور انہیں اس بات کی عادت ڈالنا ہے کہ وہ اپنی تمام حرکات کا ایک ضابطہ کے ماتحت ...

سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں — خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں

۱۸ - ۱۹ - ۲۰ اخاء ۱۳۲۵ ہش

اکتوبر ۱۹۴۶ء

اطفال احمدیہ کا سالانہ اجتماع

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو۔ کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ جن اغراض اور مقاصد کو لیکر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو" (المصلح الموعود)

اطفال احمدیہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا ایک حصہ ہی ہے۔ البتہ پروگرام الگ ہوتا ہے۔ اس اجتماع میں بیرونی مجالس اطفال کو بھی شمولیت کی دعوت دیجاتی ہے۔ سولہ مجالس کو بذریعہ خطوط تحریک کی گئی ہے۔ کہ وہ ۱۵ نمائندے مربی کے ہمراہ بھجوائیں۔ جو یہاں کی کاروائی کو نوٹ کریں۔ اور اپنی مجالس میں اسی لائن پر اطفال احمدیہ کا اجتماع کریں۔

اطفال کا پروگرام بہت ہی دلچسپ ہوگا۔ مثلاً۔ کبڈی۔ جھنڈا جنگ۔ تقاریر کا مقابلہ۔ سائیکل تیز و آہستہ چلانا۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ مرمت سائیکل۔ سکیٹنگ کا استعمال۔ متفرق دوڑیں پیغام رسانی مقابلہ حفظ اشعار وغیرہ

ان مقابلوں کے علاوہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بشرط صحت و فراغت معائنہ فرمائیں گے

خدام الاحمدیہ کی طرح قادیان میں اطفال کے لئے بھی اجتماع کا چندہ مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی کم از کم دو آنے یا ایک سیر آٹا۔ فی طفل۔ نزدیکی مجالس اطفال کے نمائندگان بھی اس اجتماع میں شامل ہوں گے۔ جو اپنے مربی کی نگرانی میں یہاں آئیں گے۔ بڑی مجالسیں ہر علہ سے ایک طفل بھیجنے کی کوشش کریں۔ اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان کے لئے ۱۱ سے پندرہ سال کی عمر کی شرط ہے۔ ہر طفل اپنا تھیلہ معہ سامان اور خیمہ کے سامان کا انتظام خود کرے۔

بچے یہاں عملی تربیت کے طریق کو دیکھیں گے۔ اور پھر اسے اپنے ہاں رائج کریں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع سے متعلق مندرجہ ذیل کوائف بھجوائیں

۱۔ اپنی مجلس کی تنظیم احباب کی مکمل فہرست ارسال کریں۔ کوئی احمدی نوجوان اس تنظیم سے باہر نہ رہے

۲۔ اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان کی فہرست بھجوائیں

۳۔ ورزشی مقابلوں میں شریک ہونے والے خدام کے نام ارسال کریں:۔

۴۔ اخلاقی مقابلوں میں شامل ہونے والوں کی فہرست بھجوائیں۔

۵۔ علمی مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے نام بھجیں

۶۔ چندہ اجتماع کم از کم ایک روپیہ فی کارکن وصول کرکے جلدی بھجوائیں:۔

۷۔ "نصاب سالانہ دور کا پروگرام" کا امتحان ۹ ستمبر کو ہوگا۔ ہر عہدیدار مقامی حلقہ اور سائقین کا شامل ہونا ضروری ہے۔ دیگر اراکین کو بھی شامل کریں۔ اور فہرستیں جلد بھجوائیں۔

۸۔ خدام کو اجتماع میں شمولیت کی تحریک کریں

۹۔ خدام اپنا تھیلہ مع ضروری سامان جلد مکمل کریں

۱۰۔ پچھلے سال سے اس سال ناظروں میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی۔ تعلیم میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی۔ اخلاق میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی۔ اس سال کتنے نوجوانوں نے زندگی وقف کی۔ تحریک جدید دور ثانی میں کتنے نئے مجاہد شامل ہوئے۔ تبلیغ میں کیا ترقی ہوئی

یہ اور اس قسم کی دوسری معلومات معین اعداد و شمار کے ساتھ بہت جلد آنی ضروری ہیں۔ ۱۱۔ مجالس اطفال کے متعلق بھی ملاحظہ فرمائیے۔ نمازوں کی باقاعدگی میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی تعلیم میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی۔ اخلاق میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی

نمائندگان مجالس کی شمولیت

حضور فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس قسم کی ریلی میں یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ سارے خدام آئیں۔ بلکہ ان کے نمائندے ہی اس موقعہ پر آئیں۔ ہاں اگر کوئی شوق سے آنا چاہے۔ تو اسے آنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔۔۔

۔۔۔ پھر ان نمائندوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ یہاں کی کاروائیوں کو نوٹ کریں۔ اور اپنی مجالس میں اس لائن پر خدام الاحمدیہ کا اجتماع کریں۔ ۔۔۔۔۔۔۔ مگر یہ عام ریلی میں قادیان والوں کو لازماً حاضر ہونا چاہیئے۔" (الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۴۳ء)

مجالس اپنے نمائندوں کا انتخاب کرکے جلد اطلاع دیں

ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے (معتمد مرکزیہ)

خاکسار عزیز احمد قائمقام معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان!

انڈونیشیا کی آزادی کی تحریک کا آغاز

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا (۲)

اعلان آزادی

جب جاپان نے ہتھیار ڈالے تو انڈونیشیا کو ایک خاص موقع ہاتھ آ گیا خصوصاً اس لئے بھی کہ ابھی اتحادی فوجوں میں سے وہاں کوئی نہ پہنچا تھا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سوکرنو (Ir Sukarno) اور ڈاکٹر عطاء (Dr Hatta) نے بعض اور بڑے بڑے لیڈروں سے مشورہ کے بعد ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء کو انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان حسب ذیل الفاظ میں کر دیا۔

اعلان

"اس اعلان کے ذریعہ ہم انڈونیشین اپنے ملک انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان کرتے ہیں۔ تمام امور جو اختیارات کے منتقل کرنے سے تعلق رکھتے ہیں نہایت احتیاط اور سرعت سے طے کئے جا رہے ہیں"

بٹاویہ (جکرتا) ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء

(تمام انڈونیشین کے نام پر)

"سوکرنو۔ عطاء"

یہ سب سے پہلا اعلان ہے جس سے انڈونیشیا کی آزادی کا آغاز ہوا۔ باقی مختلف محکموں کے وزرا بھی مقرر کئے گئے۔ یہ پہلی کیبنٹ ہے جو انڈونیشیا میں اس کی آزادی کے بعد قائم ہوئی اس کے بعد حالات تبدیل ہونے پر سوکرنو نے دوسری کیبنٹ کا انتخاب ضروری سمجھا۔ جس میں وزیر اعظم (سوتن شہریر) Sutan Shahrir مقرر ہوئے۔

دستور اساسی

اس آزادی کے اعلان کے چند دن بعد وہاں کی جمہوری گورنمنٹ نے اپنے دستور اساسی کو بھی شائع کر دیا۔ ناظرین کی توجہ اور غور کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

باب اول
ملک اور اس کی گورنمنٹ
فصل اول

(۱) انڈونیشیا ایک ایسا ملک ہے جو اپنی جمہوری حکومت کے ماتحت ہے۔

(۲) ملک رعیت کی اپنی ملکیت ہے اور اس کا استعمال اور اس میں تصرف تمام رعیت کی مجلس شوریٰ کے اختیار میں ہے

باب دوم
مجلس شوریٰ

(۱) مجلس شوریٰ میں ہر مقام کے نمائندے اور خاص آدمی جو وہاں سے بھیجے جائیں گے شامل ہوں گے۔ انتخاب قوانین مقررہ کے ماتحت ہوگا۔

(۲) مجلس شوریٰ کم از کم پانچ سال میں ایک دفعہ ضرور اپنا اجلاس بلائے گی۔

(۳) تمام فیصلے ووٹ کی کثرت کے مطابق کئے جائیں گے۔

فصل سوم

مجلس شوریٰ ہی تمام قوانین اساسی اور دوسرے ملکی امور کو طے کرنے کے متعلق فیصلہ دے گی۔

باب سوم
ملکی حکومت کا اختیار

(۱) قوانین کے ماتحت پریذیڈنٹ کے ہاتھ میں حکومت کا اختیار رہے گا۔

(۲) فرائض کی ادائیگی میں اسے وائس پریذیڈنٹ کی مدد حاصل ہوگی۔

فصل پنجم

(۱) ہر پریذیڈنٹ کو اختیار ہوگا کہ اسمبلی کے اتفاق رائے سے کوئی قانون بنائے

(۲) پریذیڈنٹ کی تعیین اور ہدایت کے ماتحت قوانین کا نفاذ ہوگا۔

فصل ششم

(۱) صرف انڈونیشین اشخاص ہی پریذیڈنٹ بن سکے گا۔

(۲) پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی۔

فصل ہفتم

(۱) پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ کا انتخاب ہر پانچ سال کے بعد ہوا کرے گا

فصل ہشتم

(۱) اگر پریذیڈنٹ مر جائے یا کام کرنا بند کر دے یا اپنے انتخاب کے زمانہ میں اپنے فرائض کو پوری طرح ادا نہ کر سکے۔ تو اس کی جگہ اس کی میعاد ختم ہونے تک وائس پریذیڈنٹ کام کو چلائے گا

فصل نہم

(۱) ہر پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ اپنا عہدہ سنبھالنے سے قبل مذہبی قانون کے مطابق مجلس شوریٰ کے سامنے مقررہ الفاظ میں قسم اٹھائیں گے

قسم کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اقرار کرتا ہوں کہ میں پریذیڈنٹ جمہوریت انڈونیشیا کے فرائض اور ذمہ واریوں کو پوری طرح ادا کروں گا۔ قوانین اساسی پر پوری طرح قائم رہوں گا قوانین کو حتی الوسع چلانے کی کوشش کروں گا۔ اور ساتھ ہی ملک اور قوم کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا۔"

فصل دہم

پریذیڈنٹ کو بحری۔ بری اور ہوائی طاقت پر

(باقی)

رفتار بیعت میں ترقی کس طرح ہو سکتی ہے

(۲)

رفتار بیعت کو ترقی دینے کا ایک ذریعہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی ہیں۔ لیکن مبلغین کا پورا فائدہ تبھی پہنچ سکتا ہے جب افراد پورا فائدہ اٹھانے کی سعی فرمائیں۔ جس حلقہ میں احمدی مبلغ موجود ہے وہاں کے احمدی احباب کو چاہیئے کہ اپنے گاؤں اور گاؤں کے اردگرد کے ۲۵ دیہات میں ایک فرد بھی ایسا نہ چھوڑیں جس کا صحیح جائزہ لے کر یہ معلوم نہ کر لیں کہ آیا اس میں تحقیق احمدیت کا جذبہ موجود ہے۔ یا نہیں۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ احمدیت کی تحقیق کا شوق رکھنے والوں کا پتہ نہ لگ سکے حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بارہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات موجود ہیں جن سے دیہاتی مسلمان بھی بخوبی واقف ہیں بلکہ وہ انہی بشارات کی بنا پر ظہور مہدی کے منتظر بیٹھے ہیں۔ پس صحیح طور پر جائزہ لیا جائے تو کئی ایک سعید روحیں ایسی نکل آئیں گی جو تحقیق حق کی شائق ہوں گی۔ اگر احمدی احباب ایسے افراد کو رفع شکوک کے لئے مبلغ حلقہ کے پاس لاتے رہیں۔ اور مبلغ حلقہ کو بھی ایسے افراد کے پاس لے جاتے رہیں تو رفتار بیعت بہت جلدی اچھا اثر ہو سکتا ہے۔ لیکن جب تک احمدی احباب اور احمدی جماعتیں مبلغ حلقہ کے ساتھ اس قسم کا تعاون نہیں کرتیں اس وقت تک مبلغ کا وجود کما حقہ نفع بخش ثابت نہیں ہو سکتا۔

سابقہ سال جب دیہاتی مبلغین کو پنجاب کی مختلف دیہاتی جماعتوں میں مقرر کیا گیا۔ تو جہاں مبلغین کو یہ تاکید کی گئی کہ جماعتوں اور افراد کا تعاون حاصل کر کے اجتماعی تبلیغی محاذ قائم رکھیں۔ وہاں جماعتوں سے بھی درخواست کی گئی تھی۔ کہ مبلغین کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں۔ اور ان کے ساتھ مل کر تبلیغ کریں۔ لیکن تھوڑی جماعتیں ہیں جنہوں نے اس اصول پر باقاعدہ عمل کیا۔

جوڑہ ضلع لاہور۔ روڈہ ضلع سرگودھا ماکھنٹ اوچے و پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ دھاریوال۔ ضلع گورداسپور کی جماعتوں نے مبلغین متعلقہ کے ساتھ مل کر منظم رنگ میں تبلیغ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیسیوں افراد یکدم احمدیت میں داخل ہو گئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء لیکن جن جماعتوں نے مبلغین کے ساتھ کما حقہ تعاون نہیں کیا۔ وہاں کامیابی بھی نہیں ہوئی۔ مثلاً تحصیل گوجرانوالہ حالانکہ مبلغ حلقہ مستعدی سے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب واپس انگلستان میں

لنڈن ۲ ستمبر۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں۔ نیز چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب کا پہلا پلاسٹر اتار دیا گیا ہے۔ اور نیا لگایا گیا ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

مدراس ۲ ستمبر۔ جنوبی ہند کی لبرل فیڈریشن نے ایک قرارداد کے ذریعے مرکز میں کانگرسی حکومت کے خلاف عدم اتحاد کا اظہار کرتے ہوئے وائسرائے ہند کی کانگرسی نوازی کی شدید مذمت کی ہے۔

بمبئی ۲ ستمبر۔ مشہور انقلابی راجہ مہندر پرتاپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی سمجھتا ہوں۔ آپ نے عید کی نماز میں شرکت کی اور صف اول میں بیٹھ کر خطبہ عید سنتے رہے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ اسلامک کلچر سنٹر کے دعوت نامے پر مختلف ممالک کے مسلمان طلباء کا ایک اجتماع ہوا۔ ہندوستان عرب۔ چین اور انڈونیشیا کے مسلم طلباء نے اس میں شرکت کی۔ اور اپنے اپنے ملک کے مسلمانوں کے حالات بیان کئے۔

کوئٹہ ۲ ستمبر۔ مقامی آریہ سماج مندر کے قریب خوفناک فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ آتشزدگی اور لوٹ مار کی وجہ سے کافی نقصان ہوا۔ پانچ اشخاص ہلاک اور چودہ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ توقع ظاہر کی جاتی ہے کہ اس ماہ وزیر اعظم برطانیہ اپنے کابینہ میں کچھ تبدیلی کرنے کا اعلان کر دیں گے غالباً سر سٹیفورڈ کرپس کو لارڈ پیتھک لارنس کی جگہ وزیر ہند مقرر کیا جائیگا۔

ایتھنز ۲ ستمبر۔ یونان میں بادشاہت کے متعلق جو استصواب رائے عامہ ہوا اس کے نتیجہ میں قریباً ستر فیصدی عوام نے بادشاہت کے حق میں ووٹ دئیے ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۳ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے جنوبی افریقہ کی انڈین کانگرس کے وائس صدر کی معرفت وہاں کے ہندوستانیوں کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گو اس سے پہلے بھی ہندوستان کی طرف سے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو ہمدردی کے متعدد پیغامات بھیجے جاتے رہے ہیں۔ لیکن اب نئی گورنمنٹ کے قیام کے بعد میں اور میرے رفقاء پھر اس امر کا یقین دلاتے ہیں کہ ہم جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی پوری پوری مدد کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ ان کی جدوجہد نہ صرف ہندوستان بلکہ سارے ایشیا کے مفاد کی خاطر ہے۔ مسز سروجنی نائیڈو نے بھی ایک پیغام میں کہا ہے کہ امید ہے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی جدوجہد ضرور بار آور ثابت ہو گی۔

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ نواب صاحب چھتاری نے ایک بیان میں کہا۔ مسلم لیگ کا خیال ہے کہ کانگرس کی حکومت قائم کر کے اسے شکست دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ وائسرائے ہند نے اپنی تقریر میں اس خیال کو دور کرنے کی کسی حد تک کوشش کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسٹر جناح نے وائسرائے کی تقریر کا جواب بھی تعاون اور سمجھوتہ کے جذبہ کے ساتھ دیا ہے۔ اب کانگرس اور وائسرائے کا فرض ہے کہ وہ مسٹر جناح کی دوستی کے ہاتھ کو تھام لیں۔ اور مسلمانوں کے مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

بمبئی ۳ ستمبر۔ فرقہ وارانہ فساد کی حالت ابھی تک بدستور ہے۔ آج دو بجے دن تک ۸۵ اشخاص ہلاک اور تین سو مجروح ہو چکے ہیں۔ ایک ہزار اشخاص کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ ایک کانگرسی نے انڈیا آفس پر کانگرسی جھنڈا لہرانے کی کوشش کی۔ مگر اسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔

گورداسپور یکم ستمبر۔ دو ماہ کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے بٹالہ۔ دینانگر اور گورداسپور کی میونسپل حدود اور قادیان کی سمال ٹاؤن کی حدود کے اندر زیر دفعہ ۱۴۴ ہر قسم کے اسلحہ یا کوئی ایسی چیز جو جارحانہ طور پر بطور اسلحہ استعمال ہو سکے لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ کرپان جو میان کے اندر ہو اس سے مستثنےٰ ہو گی۔

کلکتہ ۲ ستمبر۔ سابق وزیر اعظم بنگال مولوی فضل الحق صاحب نے مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور آج ایک بیان میں بتایا کہ مسلمانان ہند کے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ اور میں مسلم لیگ میں شامل ہونا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں۔ میں اپنی قوم کی خدمت کے لئے اپنی جان و مال اور عزت کو قربان کر دونگا

لاہور ۲ ستمبر۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس آج دو روز کے بعد ختم ہو گیا۔ اس میں مسلم عوام کے اس عزم کو دہرایا گیا۔ کہ نام نہاد عبوری حکومت کے سول احکام کو تسلیم نہیں کیا جائیگا۔ نیز مسٹر جناح سے ڈائرکٹ ایکشن کا پروگرام جلد تر مرتب کرنے کی درخواست کی گئی۔

نئی دہلی ۲ ستمبر۔ گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا ہمیں برطانوی حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کیونکہ اس نے ہندوستانی لیڈروں سے صلح کر لی ہے۔ آپ نے مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا اس میں شبہ نہیں کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی سب سے زیادہ نمائندہ جماعت ہے۔ لیکن اسے ہندوؤں کو اپنا دشمن نہیں

اعلان نکاح

مورخہ ۹/۱ کو بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سردار عبدالمنان صاحب پسر ڈاکٹر فیض علی صاحب کا دختر النساء صاحبہ بنت بابو محمد الدین صاحب دھاریوال اور سردار عبدالسلام صاحب پسر ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر کا نجم النساء صاحبہ بنت بابو محمد دین صاحب دھاریوال سے ایک ایک ہزار روپیہ مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ خاکسار احسان علی قادیان